الأعمال تركه كفرا غير الصلوٰة) [جامع الترمذی كتاب الايمان وصححه الالبانی ، المستدرك للحاكم و قال الذهبی : اسناده صالح]

نماز چھوڑ دینا دوسرے تمام گناہوں کی طرح صرف ایک گناہ نہیں ہے، بلکہ باغیانہ قسم کی ایک سرکشی ہے۔ جس کے بعد وہ شخص رب کریم کی عنایت کا مستحق نہیں رہتا اور رحمت الٰہی اس سے بری الذمہ ہو جاتی ہے۔

افسوس! کیسی بدبختی ہے کہ نماز کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے ان شدید ترین ترغیبی، تأکیدی اور تنبیہی ارشادات کے باوجود امت کی بڑی تعداد آج نماز سے غافل اور بے پرواہ ہو کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے الطاف وعنایات سے محروم اور اپنی دنیا و آخرت کو برباد کر رہی ہے۔

☆☆☆☆☆

اصلاح مشکل، بگاڑ آسان کیوں؟

اصلاحی عمل تکالیف سے بھرپور، اور اس کا راستہ کانٹوں سے لیس ہے۔ وہ کسی بلندی پر چڑھنے اور دیوار پھلانگنے کا عمل جیسا ہے اور یہ ایک تکلیف دہ عمل ہے، جس میں تھکاوٹ اور مشقت ہے۔ اس لیے اسے عالی ہمت اور بلند نصب العین رکھنے والے لوگ ہی برداشت کر سکتے ہیں۔

اس کے برعکس بگاڑ پیدا کرنے کا عمل نہایت ہی آسان اور زود اثر ہے۔ اس کے لیے ایسی طبیعت رکھنے والے لوگوں کی طرف سے فوری طور پر اثر پذیری اور قبولیت مل جاتی ہے۔ اس کے لیے کسی دعوت کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی کسی کدو کاوش کی۔ کیونکہ یہ عمل کسی بلند و بالا ڈھلوان سے گرنے کی طرح ہے اور نیچے گرنے کے لئے زیادہ محنت درکار نہیں ہوتی۔ (پندرہ روزہ الرائد عدد ۱۷ تاریخ ۱۴۱۶/۹/۲۸ھ)

☆☆☆☆☆

عفو و درگزر

سختی جو جبر و استبداد کی بناء پر ہو وہ مستحسن اور نرمی جو کمزوری کی وجہ سے قابل فخر نہیں۔ عفو و درگزر کا یہی مفہوم ہے کہ بدلے اور انتقام کی پوری قدرت حاصل ہونے کے باوجود حسن سلوک کا مظاہرہ کرے۔ ان کمالات سے متصف صرف ایک ہستی حضرت محمد ﷺ ہے۔ (خورشید احمد گیلانی)

مقام صحابہ اور ذخیرۃ الملوک

مفکر بلغاری/عبدالرحیم روزی

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ حاملین دعوت وارشاد کے میر کارواں تھے۔ آپ ۱۲ رجب ۷۱۳ھ بمطابق 22 اکتوبر 1314ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے پدر بزرگوار سید شہاب الدینؒ ہمدان کے گورنر تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے ماموں حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانیؒ سے حاصل کی۔ انہی کے زیر سایہ قرآن پاک حفظ کیا اور بارہ سال تک علوم دینیہ کی تحصیل فرمائی۔ شیخ تقی الدین ابوالبرکات علی دوستیؒ اور شیخ محمود مزدقانیؒ سے بھی مستفید ہوئے۔ جناب امیر کبیرؒ نے ۲۱ سال سیر وسیاحت میں گزارے، تین بار ربع مسکون کا دورہ فرمایا اور آپ کے مواعظ حسنہ سے اثر پذیری کے نتیجے میں 35 ہزار سے زائد لوگ مسلمان ہوئے۔ آپ ہی وہ عظیم بزرگ ہیں جنہوں نے کشمیر اور بلتستان میں اسلام کی شمع روشن کردی۔ آپ ایک عالم متبحر، عظیم داعی، روحانی بزرگ، قادرالکلام شاعر اور بلند پایہ مصنف تھے۔ آپ کی تاریخ وفات ۶ ذوالحجہ ۷۸۶ھ ہے۔

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی گرانمایہ تصنیفات کی تعداد ایک سو ستر کے قریب بتائی جاتی ہے جن میں سے **ذخیرۃ الملوک** سب سے اہم کتاب ہے☆ **اوراد فتحیہ** میں بھی یہ الفاظ صحابہ کرام کے ساتھ حسن عقیدت پر شاہد ہیں **"رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیا و رسولا وبالقرآن اماما وبالکعبۃ قبلۃ وبالصلاۃ فریضۃ وبالمؤمنین اخوانا وبالصدیق وبالفاروق وبذی النورین وبالمرتضی ائمۃ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین"** (صحیفۃ الملوک دیباچہ ترجمہ ۱۲، مدنی پبلی کیشنز۔لاہور)

یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے۔ **باب اول** میں ایمان کے احکام، شرائط اور کمال ایمان کے اسباب پر روشنی ڈالی گئی ہے اور وضاحت کردی ہے بندہ آتش دوزخ سے کس طرح رہائی حاصل کرسکتا ہے اور کیوں کر وہ سرمدی حظوظ کا حقدار بن سکتا ہے۔ **باب دوم** حقوق العباد سے متعلق ہے۔ **باب سوم** میں حسن اخلاق کی اہمیت وافادیت اجاگر کی گئی ہے اور نصیحت فرمائی ہے کہ ارباب اقتدار کو **خلفائے راشدین** کی روش پر چلنا چاہیے۔

☆ کتاب **ذخیرۃ الملوک** میں اپنا عقیدہ بھی ظاہر کردیا ہے کہ وہ اہل بیت عظام اور صحابہ کرام سے یکساں محبت رکھتے تھے اور اہل السنۃ والجماعت کا عقیدہ رکھتے تھے۔ آگے چل کر "اہل سنت" کی پیروی کو اصول ایمان میں شمار کیا ہے اور خلافت وحکومت کا نظام خلفائے راشدین کی اتباع میں چلانے کی تعلیم دی ہے اور صراحت سے ان کے نام "ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی مرتضیٰ" لکھے ہیں۔

باب چہارم میں والدین ،میاں بیوی ،اولاد،خویش واقارب ، ملازمین اور دوستوں کے حقوق پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ باب پنجم میں سلطنت وامارت کے احکام ،رعایا کے حقوق ،سلطنت کے شرائط ، ذمہ داریوں کی نزاکت اور عدل واحسان کا بیان ہے۔ باب ششم میں سلطنت معنوی اور خلافت انسانی کے اسرار ورموز پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب ہفتم میں ''الامر بالمعروف والنھی عن المنکر'' اور متعلقہ امور حسنہ کی انجام دہی کے فضائل وآداب پر روشنی ڈالی ہے۔ باب ہشتم میں شکر نعمت اور انعامات الٰہی کے متعلق حقائق ومعارف مذکور ہیں۔ باب نہم میں دنیاوی آزمائشوں پر صبر وثبات کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ باب دہم میں تکبر اور غصے کی مذمت کی گئی ہے۔

کتاب مذکور فارسی میں ہے۔ راقم کو تلاش بسیار کے باوجود اصلی نسخہ نہیں ملا۔ اردو میں اس کے دو تین ترجمے موجود ہیں۔ ایک صحیفۃ السلوک جو مولانا صدرالدین رفائی مجددی کشمیری (ایڈوائزر وفاقی مذہبی امور وفیڈرل شریعت کورٹ پاکستان) کا کیا ہوا ترجمہ ہے اور دوسرا ترجمہ منہاج السلوک کے نام سے موسوم ہے۔ مترجم کا نام مولوی غلام قادر ہے، راقم کے پاس اس کا ایک نسخہ موجود ہے، جس کی اردو قدرے پرانی ہے۔ سطور ذیل میں اسی سے مستفاد چند معلومات بالفاظ راقم نذر قارئین کی جاتی ہیں۔

ذخیرۃ الملوک کے شروع میں فاضل مترجم نے جناب امیر کبیر سے متعلق پر مغز معلومات بیان کی ہیں۔ ایک جگہ فارسی نسخے کی عبارت درج فرمائی ہے: (صحابہ کرام بعد از نبی بہترین خلق اند، بہترین ایشان چوں ابوبکر وعمر وعثمان وعلی) ''صحابہ کرام پیغمبر ﷺ کے بعد باقی مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔ ان صحابہ میں ابوبکر وعمر عثمان اور علی سب سے افضل ہیں۔'' اس سے اگلا کلام صحیفۃ السلوک میں یہ ہے:'' رضوان اللہ علیھم اجمعین وعلی جمیع المھاجرین والانصار والتابعین الابرار. اچھی طرح جان لو کہ تمام اہل اسلام خاص وعام کے لیے مختصر طور پر اس قدر اصول ایمان کو جان لینا ضروری ہے اور جو شخص مسلمان کہلا کر حقائق ایمان میں سے اتنا بھی نہ جانتا ہو اس کا ایمان خطرے میں ہے۔'' اس سے معلوم ہوا کہ سید امیر کبیرؒ صحابہ کرام کے بڑے مرتبہ شناس تھے، آپ کو جہاں اہل بیت اطہار سے محبت تھی وہاں آپ اصحاب سید الابرار کی محبت میں بھی ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ شافعی المسلک سنی تھے۔ لیکن اہلسنت کے مسائل میں سے جسے بہتر سمجھتے ، بلا تعصب قبول کرتے تھے۔ آپ کے نماز پڑھنے اور وضو کرنے کا طریقہ مسلک امام شافعی کے مطابق تھا اور روزہ وافطار کا طریقہ احناف جیسا تھا۔ (منھاج السلوك ص ۷) آپ نے ذخیرۃ الملوک میں خلفائے راشدین ام المؤمنین حضرت عائشہ اور دیگر صحابہ سے مروی بکثرت احادیث بیان فرمائی ہیں۔ ذخیرۃ الملوک کے شروع میں آپ نے